

1965_3_771_776

3 ایس۔سی۔ آر سپریم کورٹ رپورٹس 1965

کمشنر آف انکم ٹیکس بنگلور

بنام

شاہ موہن داس سدھورام

15 اپریل 1965

کے۔ سباراؤ، جے۔سی۔ شاہ اور ایس۔ ایم۔ سکری، جسٹسز۔

انڈین انکم ٹیکس ایکٹ (11 آف 1922)، دفعہ (A) 26 - نابالغ بطور کسی فرم کے شراکت دار۔ سرپرست، اگر نابالغ کی طرف سے معاہدہ کر سکتے ہیں۔ کیا ایسی شراکت داری رجسٹر کی جاسکتی ہے۔ ٹیکس دہندہ۔ فرم نے ہندوستانی انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ (A) 26 کے تحت چار شراکت داروں کے درمیان شراکت داری کی طاقت پر رجسٹریشن کا دعویٰ کیا جس میں سے دو نابالغ تھے۔ انکم ٹیکس افسر نے اس بنیاد پر اندراج سے انکار کر دیا کہ نابالغوں کو ان کی طرف سے کام کرنے والے سب سے بڑے بھائی نے ایک معاہدے میں فریق بنایا تھا اور نابالغ سے دراصل نقصان کا حصہ لیا گیا تھا۔ اپیلٹ اسٹنٹ کمشنر نے اسے برقرار رکھا، لیکن اپیلٹ ٹریبونل نے مزید اپیل پر اس دستاویز کو صرف نابالغوں کو شراکت داری کے فوائد میں داخل کرنے کے طور پر سمجھا، اور اسی کے مطابق فیصلہ دیا کہ ٹیکس دہندہ رجسٹرڈ ہونے کا حقدار ہے۔ حوالہ میں، ہائی کورٹ نے ٹیکس دہندہ کے حق میں سوال کا جواب دیا۔ اس عدالت میں سٹوڈنٹ کے ذریعے اپیل میں، ریونیو نے دعویٰ کیا کہ (i) ایک سرپرست نابالغ کی طرف سے معاہدہ کرنے کا حقدار نہیں ہے اور اس کے نتیجے میں معاہدہ کا عدم تھا، اور (ii) شراکت داری دستاویز نے نابالغوں کو مکمل شراکت دار بنا دیا۔

منعقد: ٹیکس دہندہ فرم انکم ٹیکس ایکٹ کے تحت رجسٹرڈ ہونے کا حقدار تھا۔ (776H)

(i) جب تک شراکت داری کسی نابالغ کو مکمل پارٹنر نہیں بناتا ہے، شراکت داری کو اس بنیاد پر غلط نہیں سمجھا جاسکتا کہ کسی سرپرست نے نابالغ کی طرف سے معاہدہ کرنے کا ارادہ کیا ہے۔ ایک سرپرست وہ سب کچھ کر سکتا ہے جو شراکت داری کے فوائد کی فراہمی اور وصولی کو متاثر کرنے کے لیے ضروری ہے۔ لہذا اس کے پاس ان شرائط کی جانچ پڑتال کرنے کا اختیار ہونا چاہیے جن پر نابالغ کو اس طرح کے فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ اسے ان شرائط کو قبول کرنے کا بھی اختیار ہونا چاہیے جن پر شراکت داری کے فوائد دیے جا رہے ہیں۔ (775G-H)

(ii) شراکت داری کو معقول طور پر سمجھا گیا، صرف دو نابالغوں کو شراکت کے فوائد فراہم کیے گئے اور

انہیں مکمل شراکت دار نہیں بنایا گیا۔

کیس قانون کا حوالہ دیا گیا۔

دیوانی ایبلٹ کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر۔ 144-145 آف 1964

میسور ہائی کورٹ کے 16 نومبر 1960 کے حکم سے انکم ٹیکس ریفرنس نمبر 1959 / 3 میں اپیل۔

این ڈی کرکھانیس اور آراین سہتی، اپیل کنندہ کے لیے (دونوں اپیلوں میں)۔

کے گنہتی آئیر، مدعا علیہ کی طرف سے (دونوں اپیلوں میں)۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

سیکری، جسٹس۔ ان دونوں اپیلیں میسور کی ہائی کورٹ کی طرف سے انکم ٹیکس ایکٹ 1922 کی دفعہ

(2) 66A کے تحت دیے گئے سٹوفکیٹ کے مطابق ہیں، جو مدعا علیہ کے حق میں اس کے حوالے کردہ سوال کا

جواب دینے والے اس کے فیصلے کے خلاف ہیں۔ جس سوال کا حوالہ دیا گیا ہے وہ یہ ہے:

"کیا تشخیص کارموہن داس سدھورام کو ہندوستانی آمدنی ٹیکس قانون کی دفعہ 26A کے تحت تشخیص

سال 1953-54 کے لیے 1-4-1952 پر کیے گئے شراکت داری دستاویز کی بنیاد پر اور تشخیص سال

1954-55 کے لیے 1-4-1953 پر ضمنی دستاویز کے ساتھ پڑھے گئے مذکورہ دستاویز کی بنیاد پر رجسٹریشن

دی جاسکتی ہے۔

مدعا علیہ، میسرز شاہ موہن داس سدھورام، جسے اس کے بعد ٹیکس دہندہ کہا جاتا ہے، ایک فرم

ہے۔ ٹیکس دہندہ نے 1 اپریل 1952 کو انجام دیے گئے شراکت داری کی طاقت پر انڈین انکم ٹیکس ایکٹ کی

دفعہ 26A کے تحت رجسٹریشن کا دعویٰ کیا۔ چونکہ جزوی طور پر سوال کا جواب دستاویز کی تعمیر پر مبنی ہے، اس

لیے متعلقہ شقیں یہاں بیان کی جاسکتی ہیں۔ پارٹنرشپ ڈیڈ پہلے فریقین کی وضاحت کرتا ہے اور پھر پڑھتا

ہے:

"جس میں سے مذکورہ بالا چار ممبران آج تک ایک مشترکہ خاندان کے ممبر تھے، جس میں کل یعنی کل

مذکورہ چار ممبران نہ صرف سود کے لحاظ سے بلکہ میٹس اور باؤنڈ کے لحاظ سے بھی تقسیم ہو گئے ہیں، مذکورہ اراکین

میں سے ہر ایک نے اپنے حصے کے طور پر مذکورہ مشترکہ خاندانی اثاثوں اور واجبات کا ایک چوتھائی (1/4)

حصہ لیا جیسا کہ سیٹھ موہن داس سدھورام کے نام سے مشہور فرم کے ذریعہ برقرار رکھی گئی اکاؤنٹس کی کتابوں

میں تفصیل سے بتایا گیا ہے اور جس میں ہم پہلے اور دوسرے اراکین نے تمام مذکورہ چار اراکین کو شراکت

داری کے طور پر تشکیل دینے کا فیصلہ کیا ہے جس میں تیسرے اور چوتھے اراکین کو مذکورہ شراکت داری کے

فوائد میں داخل کیا گیا ہے لیکن اس کے تحت واجبات میں نہیں۔

بہ زبانی میں جن پہلے اور دوسرے اراکین کا حوالہ دیا گیا ہے وہ آتمرم اور دولترام ہیں، جو دونوں میجر ہیں۔

دیگر متعلقہ شقیں حسب ذیل ہیں:

"(4) مذکورہ فرم بینکنگ اور کامرس کا کاروبار کرنے پر راضی ہے (جس اصطلاح میں وہ سب شامل ہے جو عام طور پر اور روایتی طور پر اس کے تحت کیا جاتا ہے) اور آٹوموبائل کے کاروبار میں بھی لین دین کرنے کے لیے۔ آٹوموبائل کا کاروبار مذکورہ پہلے اور دوسرے اراکین نے وجے آٹوموبائل، میسور کے نام اور انداز کے تحت شروع کیا تھا، جب وہ مذکورہ مشترکہ خاندان کے رکن تھے، اس خاندان کے علاوہ شراکت داری کے طور پر، اب ہمارے درمیان یہ اتفاق ہے کہ مذکورہ آٹوموبائل کا کاروبار اس کے بعد مذکورہ فرم کے حصے کے طور پر وجے آٹوموبائل کے نام اور انداز کے تحت جاری رہے گا۔"

(7) اس بات پر اتفاق کیا گیا ہے کہ ہر رکن کی سرمایہ کاری مساوی ہوگی اور مذکورہ سرمائے کی شراکت کی نشاندہی کرنے کے لیے رکھے جانے والے کھاتوں سے پتہ چلے گا کہ ہر رکن نے ذاتی سرمائے کے لیجر کھاتے میں کیا حصہ ڈالا ہے۔

(8) اس بات پر مزید اتفاق کیا گیا ہے کہ تمام کام کرنے والے اخراجات بشمول پیرا 6 میں دیے گئے اخراجات کو کٹوتی کرنے کے بعد، چیریٹی فنڈ کے لیے مخصوص ہونے والے منافع کے ہر ایک روپے میں چھ پائی سے کم والے ادارے کے منافع کو ہر رکن کی تفصیل کے مطابق سرمایہ کاری کے تناسب کے مطابق تناسب کے مطابق تقسیم کیا جائے گا، یہ سب حساب کتاب میں اس کے کھاتے میں ادا کیا جائے گا، جہاں سے ہر رکن نکال سکتا ہے۔ نقصانات کو اراکین کے ذریعے اسی طرح بانٹنے پر اتفاق کیا جاتا ہے۔

تیسرے اور چوتھے رکن کے منافع کا حصہ انہیں ادا کیا جائے گا، مذکورہ منافع ان کے محصولات میں جمع کیا جائے گا، اور وہاں سے ان کے دیکھ بھال کے اخراجات اور ضروریات کے دیگر اخراجات اگر کوئی ہوں تو مذکورہ سرپرست ان کھاتوں سے نکال سکتا ہے۔

(10) اس بات پر اتفاق کیا گیا ہے کہ اس شراکت داری کی مدت ایک سال کی مدت یعنی یکم اپریل 1952 سے 31 مارچ 1953 تک ہوگی، اور اراکین اس بات پر اتفاق کر سکتے ہیں کہ اس کے بعد بھی ان شرائط کے تحت یا اس کے بعد طے کی جانے والی شرائط پر مذکورہ شراکت داری کو جاری رکھا جائے۔

(11) اس بات پر اتفاق کیا گیا ہے کہ ریاست میسور سے باہر بمبئی برانچ اور دیگر برانچوں کے منافع

اور نقصانات کو ان برانچوں کی کھاتوں کی کتابوں میں الگ سے جمع یا ڈیٹ کیا جائے گا اور ان کھاتوں کی کتابوں میں حتمی مختص کیا جائے گا، جو ریاست میسور میں فرم کے منافع اور نقصانات سے الگ ہے۔

(12) اس بات پر اتفاق کیا جاتا ہے کہ پہلے اور دوسرے اراکین مناسب کھاتے برقرار رکھتے ہیں جیسا کہ روایتی طور پر برقرار رکھا جاتا ہے۔"

تشخیص کے سال 1953-54 کے لیے، انکم ٹیکس افسر نے رجسٹریشن کے لیے درخواست کو اس بنیاد پر مسترد کر دیا کہ "ٹیکس دہندہ کے معاملے میں، نابالغوں کو ان کی طرف سے کام کرنے والے بڑے بھائی کے ذریعے معاہدے میں فریق بنایا جاتا ہے۔ نابالغ سے دراصل نقصان کا حصہ لیا گیا ہے۔ ان حقائق کو مد نظر رکھتے ہوئے، میرا خیال ہے کہ شراکت داری رجسٹریشن کے فوائد کی حقدار نہیں ہے۔" تشخیصی سال 1954-55 کے لیے، انہوں نے درخواست کو بھی مسترد کر دیا لیکن اس میں مزید یہ بنیاد شامل کی کہ "شراکت داروں کی مرضی پر شراکت داری کی مدت کو 1-4-1953 سے آگے بڑھا کر مزید مدت کے لیے شراکت داری کا ایک اضافی دستاویز دائر کیا جاتا ہے۔ یہ 10 انا کے اسٹامپ پیپر پر ہے۔ (ضمنی دستاویز اصل دستاویز کی شق 10 پر مبنی ہے۔) میں پہلے ہی کہہ چکا ہوں کہ اصل دستاویز قابل اندراج نہیں ہے۔ ضمیمہ دستاویز اس معاملے میں کوئی نیا حق نہیں دے سکتا۔"

اپیلٹ اسٹنٹ کمشنر نے اپیل پر دونوں تشخیصی سالوں کے سلسلے میں انکم ٹیکس افسر کے احکامات کو برقرار رکھا۔

مزید اپیل پر، اپیلیٹ ٹریبونل نے جکا دیویا اینڈ سنز بنام کمشنر انکم ٹیکس، مدراس میں مدراس ہائی کورٹ کے فیصلے کے بعد اس دستاویز کو صرف نابالغوں کو شراکت داری کے فوائد میں داخل کرنے کے طور پر سمجھا۔ اس کے مطابق فیصلہ دیا گیا کہ ٹیکس دہندہ دونوں سالوں کے لیے رجسٹرڈ ہونے کا حقدار ہے۔

انکم ٹیکس کمشنر کے کہنے پر ٹریبونل نے اوپر بیان کردہ سوال کو ہائی کورٹ کے حوالے کر دیا۔ ہائی کورٹ نے 1959 کے انکم ٹیکس ریفرنس نمبر 2 میں اپنے فیصلے کے بعد، جو انکم ٹیکس کمشنر مدراس بنام میسرز شاہ جیٹھا جی پھول چند میں ہمارے سامنے اپیل کا موضوع ہے، اس سوال کا جواب ٹیکس دہندہ کے حق میں دیا۔ ہائی کورٹ کے اس فیصلے میں دی گئی بنیادی وجہ یہ ہے کہ "ایسے افراد کے درمیان شراکت داری کا کوئی دستاویز جن میں سے کچھ قانون کے مطابق معاہدہ کرنے کے قابل نہیں ہیں، جیسا کہ ان میں سے ایک نابالغ ہے، لازمی طور پر کالعدم نہیں ہے، اور موجودہ جیسے معاملے میں، جہاں اس کے سرپرست کے ذریعہ نابالغ کی طرف سے شراکت داری کے آلے پر عمل درآمد نابالغ کو شراکت داری کے فوائد میں داخل کرنے کے مقصد سے تھا، اس

آلے کی نابالی کا کوئی سوال مناسب طریقے سے پیدا نہیں ہو سکتا ہے۔"

اپیل کنندہ کے فاضل وکیل مسٹر کرکھانیس کا کہنا ہے کہ دستاویز کی مناسب تعمیر پر یہ واضح ہے کہ نابالغوں کو شراکت دار بنایا گیا ہے، اور اس لیے دستاویز درست نہیں ہے۔ وہ شراکت داری کی شق 4، 7، 8، 10، 11 اور 12 پر انحصار کرتا ہے، جو اوپر بیان کیا گیا ہے، تاکہ یہ ثابت کیا جاسکے کہ نابالغوں کو مکمل شراکت دار کے طور پر داخل کیا گیا تھا۔ وہ مزید زور دیتے ہیں کہ ایک سرپرست نابالغ کی طرف سے معاہدہ کرنے کا حقدار نہیں ہے اور اس کے نتیجے میں معاہدہ کا عدم ہے۔

اس عدالت نے کمشنر انکم ٹیکس، بمبئی بنام دوارکا داس کھیتن اینڈ کمپنی میں فیصلہ دیا کہ انکم ٹیکس افسر کو صرف ایک شراکت داری رجسٹر کرنے کا اختیار ہے جو شراکت داری کے آلے میں متعین کیا گیا تھا اور یہ محکمہ کے لیے اس سے مختلف شراکت داری رجسٹر کرنے کے لیے کھلا نہیں تھا جو آلے کے ذریعے تشکیل دی گئی تھی۔ اس نے مزید کہا کہ انڈین پارٹنرشپ ایکٹ کی دفعہ 30 کو نابالغ کو شراکت دار کے طور پر برتاؤ کر کے مساوی فوائد فراہم کرنے کے لیے بنایا گیا تھا، لیکن یہ نابالغ کو قابل اور مکمل شراکت دار نہیں بناتا، اور کوئی بھی دستاویز جو نابالغ کو مکمل شراکت دار بناتی ہے اسے رجسٹریشن کے مقصد کے لیے درست نہیں سمجھا جاسکتا۔ لیکن اس معاملے میں حقائق یہ تھے کہ شراکت داری کے آلے میں کانتی لال کاشردیو کو ایک مکمل شراکت دار کے طور پر بیان کیا گیا تھا جو نہ صرف منافع میں حصہ کا حقدار تھا بلکہ سرمائے کے نقصان سمیت تمام نقصانات برداشت کرنے کا بھی ذمہ دار تھا۔ یہ بھی فراہم کیا گیا تھا کہ "کاروبار میں شرکت کے لیے چاروں شراکت دار، اور اگر رضامندی کی ضرورت ہو تو، نابالغ سمیت تمام شراکت دار تھے، انہیں تحریری طور پر اپنی رضامندی دینی تھی۔ نابالغ کو فرم کے امور کا انتظام کرنے کا بھی حق حاصل تھا، جس میں کھاتوں کی کتابوں کا معائنہ بھی شامل تھا، اور گروٹوں کے بارے میں فیصلہ لینا ہو تو اسے ووٹ دینے کا حق دیا گیا تھا۔" جیسا کہ جے ہدایت اللہ نے مشاہدہ کیا، "مختصر طور پر، نابالغ ساتھی اور نابالغ کے درمیان کوئی فرق نہیں کیا گیا تھا اور تمام ارادوں اور مقاصد کے لیے، نابالغ ایک مکمل شراکت دار تھا، حالانکہ شراکت داری کے قانون کے تحت اسے صرف شراکت داری کے فوائد میں داخل کیا جاسکتا تھا نہ کہ شراکت دار کے طور پر۔"

کیا یہ عمل پھر نابالغوں کو مکمل شراکت دار بناتا ہے یا یہ صرف انہیں شراکت داری کے فوائد فراہم کرتا ہے؟ کیا دستاویز کی کوئی شق کا عدم ہے؟ ان سوالات پر بحث کرنے سے پہلے اس بات پر غور کرنا ضروری ہے کہ 'پارٹنرشپ کے فوائد' کے واقعات اور حقیقی نوعیت کیا ہیں اور ایک نابالغ کا سرپرست کیا ہے جو ایک نابالغ کو شراکت داری کے مکمل فوائد حاصل کرنے کے لیے نابالغ کے آدھے حصے پر کیا کر سکتا ہے۔ سب سے پہلے

پارٹنرشپ ایکٹ کی دفعہ 30 کی ذیلی دفعہ (2) سے یہ واضح ہے کہ نابالغ کو نقصانات کا ذمہ دار نہیں بنایا جا سکتا۔ دوسرا، دفعہ 30، ذیلی دفعہ (4) ایک نابالغ کو فرم کے ساتھ اپنا تعلق منقطع کرنے کے قابل بناتی ہے اور اگر وہ ایسا کرتا ہے تو اس کے حصص کی رقم کا تعین، جہاں تک ممکن ہو، دفعہ 48 میں موجود قواعد کے مطابق کیا جاتا ہے۔ یہ فرض کرنے میں کوئی دشواری نہیں ہے کہ یہ علیحدگی نابالغ کی طرف سے اس کے سرپرست کے ذریعے کی جاسکتی ہے۔ لہذا، ذیلی دفعہ (4) میں اس بات پر غور کیا گیا ہے کہ سرمایہ نابالغ کی طرف سے دیا گیا ہو سکتا ہے اور یہ کہ ایک سرپرست نابالغ کی طرف سے فرم سے اپنا تعلق منقطع کر سکتا ہے۔ اگر سرپرست فرم کے ساتھ نابالغ کا تعلق منقطع کرنے کا حقدار ہے، تو اسے شراکت داری کے فوائد کو قبول کرنے سے انکار کرنے یا قانون کے مطابق شرائط پر مزید مدت کے لیے شراکت داری کے فوائد کو قبول کرنے پر راضی ہونے کا بھی حقدار ہونا چاہیے۔ ذیلی دفعہ (5) اس بنیاد پر آگے بڑھتی ہے کہ نابالغ کو معلوم ہو یا نہ ہو کہ اسے شراکت داری کے فوائد میں داخل کیا گیا ہے۔ یہ ذیلی دفعہ اسے اکثریت حاصل کرنے پر، یا تو شراکت دار رہنے یا فرم میں شراکت دار نہ بننے کا انتخاب کرنے کے قابل بناتا ہے۔ اس طرح اس پر غور کیا جاتا ہے کہ ایک سرپرست نے اس کے علم کے بغیر می نور کی طرف سے شراکت داری کے فوائد قبول کیے ہوں گے۔ اگر کوئی سرپرست نابالغ کی طرف سے شراکت داری کے فوائد قبول کر سکتا ہے تو اسے ان شرائط کی جانچ پڑتال کرنے کا اختیار ہونا چاہیے جن پر نابالغ کو اس طرح کے فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ اسے ان شرائط کو قبول کرنے کا بھی اختیار ہونا چاہیے جن پر شراکت داری کے فوائد دیے جا رہے ہیں۔ ہمیں ایسا لگتا ہے کہ سرپرست شراکت داری کے فوائد کی تفویض اور وصولی کو موثر بنانے کے لیے وہ سب کچھ کر سکتا ہے جو ضروری ہے۔

مندرجہ بالا بحث سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ جب تک شراکت داری کسی نابالغ کو مکمل پارٹنرشپ نہیں بناتا، شراکت داری کو اس بنیاد پر غلط نہیں سمجھا جاسکتا کہ اگر معاہدہ اوپر بیان کردہ مقاصد کے لیے ہے تو کسی سرپرست نے نابالغ کی طرف سے معاہدہ کرنے کا ارادہ کیا ہے۔

آئیے پھر ان اصولوں کی روشنی میں شراکت داری کا جائزہ لیں۔ یہ کہنے کی ضرورت نہیں ہے کہ شراکت داری کے دستاویز کو معقول طور پر سمجھا جانا چاہیے۔ اوپر بیان کردہ ذکر میں واضح طور پر کہا گیا ہے کہ یہ بڑے اراکین ہیں جنہوں نے شراکت داری قائم کرنے اور نابالغوں کو مذکورہ شراکت داری کے فوائد میں داخل کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ باقی شتوں کو اس ذکر کی روشنی میں سمجھا جانا چاہیے۔ شق 4 میں صرف کاروبار کو جاری رکھنے اور کاروبار کا نام بتایا گیا ہے۔ ہمیں ایسا لگتا ہے کہ 'ہمارے درمیان اتفاق ہوا ہے' کا اظہار تلاوت میں مذکور معاہدے کا حوالہ دیتا ہے۔ شق 7 کے حوالے سے، جو سرمائے کی شراکت سے متعلق

ہے، اس بات پر زور دیا جاتا ہے کہ ایک سرپرست سرمائے کی شراکت پر راضی ہونے کا حقدار نہیں ہے۔ ہم متفق نہیں ہو سکتے۔ اگر یہ ان شرائط میں سے ایک ہے جس پر شراکت داری کے فوائد دیے جا رہے ہیں یا تو سرپرست کو فوائد قبول کرنے سے انکار کرنا چاہیے یا اسے اس مدت کو قبول کرنا چاہیے۔ بعض صورتوں میں سرپرست کی طرف سے اس طرح کے معاہدے سے نابالغ بچ سکتا ہے، اگر یہ اس کے فائدے کے لیے نہیں کیا گیا تھا، لیکن معاہدہ اس وقت تک درست رہے گا جب تک کہ نابالغ اس سے گریز نہ کرے۔

شق 10 کے حوالے سے، مسٹر کرکھانیں پیش کرتے ہیں کہ یہ ایک واضح معاہدے کی علامت ہے جو نابالغ کو ان شرائط کے تحت یا اس کے بعد طے کی جانے والی شرائط پر بھی مذکورہ شراکت داری کو جاری رکھنے کے قابل بناتا ہے، اور اس لیے یہ شق کا عدم ہے۔ ہمیں اس شق میں کوئی عیب نہیں مل سکتا۔ شراکت داری کی مدت بڑے اراکین کے درمیان طے کی جانی چاہیے، اور نابالغ کی طرف سے سرپرست شراکت داری کے فوائد کو صرف اس صورت میں قبول کرنے پر راضی ہو سکتا ہے جب ڈوریشن نابالغ کے فائدے کے لیے ہو۔ شق 10 سرپرست کو ان شرائط کے تحت یا اس طرح کی دوسری شرائط کے تحت شراکت داری کے فوائد کو قبول کرنے کے قابل بناتی ہے جس کا تعین کیا جاسکتا ہے۔ اگر مستقبل میں طے شدہ شرائط ایک جیسی ہیں، تو کوئی اعتراض نہیں کیا جاسکتا؛ دوسری طرف اگر بعد میں طے شدہ شرائط قانون کی خلاف ورزی میں ہیں، تو شراکت داری کو خراب قرار دیا جائے گا۔ شق 11 میں اکاؤنٹس رکھنے کے طریقے کا حوالہ دیا گیا ہے اور ایک سرپرست اکاؤنٹس رکھنے کے طریقے پر رضامندی کا حقدار ہے۔

ہماری رائے میں، شراکت داری کا معاہدہ، معقول طور پر سمجھا جاتا ہے، صرف دو نابالغوں کو شراکت داری کے فوائد فراہم کرتا ہے اور انہیں مکمل شراکت دار نہیں بناتا ہے۔ سرپرست نے نابالغوں کو مذکورہ شراکت داری کے فوائد دینے کے بڑے اراکین کے فیصلے کو عملی جامہ پہنانے کے لیے کچھ شقوق پر اتفاق کیا ہے۔ اس کے مطابق ہمارا ماننا ہے کہ انکم ٹیکس حکام کو فرم کو رجسٹر کرنے سے انکار نہیں کرنا چاہیے تھا۔ ہم اس بات کا ذکر کر سکتے ہیں کہ یکم اپریل 1953 کا ضمیمہ دستاویز، مقدمے کے بیان میں شامل نہیں کیا گیا ہے، لیکن یہ عام بنیاد ہے کہ ضمیمہ دستاویز کی کسی بھی شق پر کوئی اثر نہیں پڑتا ہے۔

اس کے مطابق، ہائی کورٹ سے اتفاق کرتے ہوئے، ہم یہ مانتے ہیں کہ فرم انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 26A کے تحت رجسٹرڈ ہونے کا حقدار ہے، اور مذکورہ سوال کا جواب مثبت ہے۔ ایپیلوں کو اخراجات، سماعت کی فیس کے ایک سیٹ کے ساتھ مسترد کر دیا جاتا ہے۔

اپیلیں مسترد کر دی گئیں۔

